مقتدی کے لیے کب سلام پھیرنا سنت ہے؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-11729 تاریخ:06-08-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک صاحب جو اپنے آپ کو حنفی فقہ کا پیروکار بتاتے ہیں، ان کی ایک ویڈیو سامنے آئی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ اگر امام ایک طرف سلام پھیر لے اور اس کے فوراً بعد مقتدی بھی ایک سلام پھیرے، تو یہ طریقہ غلط ہے، درست طریقہ یہ ہے کہ جب امام دونوں طرف سلام پھیر لے اس کے بعد مقتدی دونوں سلام پھیرے۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اپنے اس ویڈیو بیان میں اس بات کی بھی تاکید کی ہے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے والے سنت کے تارک ہیں، لہذا امام کے بعد سلام پھیرنے والوں کو سنت زندہ کرنے کا بھی ثواب ملے گا۔

آپ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ وہ مقتدی جو شروعِ نماز سے امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے، وہ سلام کب پھیرے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سنت یہ ہے کہ جو مقتدی شروع سے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہے، وہ امام کے سلام پھیرتے ہی اپنا پہلا سلام پھیر دے۔ یعنی جب امام نے سلام پھیرنا شروع کیا، تو امام کا سلام ختم ہونے سے پہلے مقتدی سلام پھیرنا شروع کر دے، یہی طریقہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی سنت ہے اور مقتدی کو اسی پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

بخاری شریف میں ہے: ”وکان ابن عمر رضی اللہ عنھما یستحب إذا سلم الإمام أن یسلم من

خلفه۔۔۔عن عتبان قال صلينا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمنا حين سلم "ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے، تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب حضور علیہ السلام نے سلام پھیرا، تو ہم نے سلام پھیرا۔ **(صحیح البخاری مع العمدۃ، ج4، ص600، مطبوعہ ملتان)**

علامہ زکریا انصاری علیہ الرحمۃ اس باب کے تحت فرماتے ہیں: "قضيته كالحديث الآتي: أن يقارنه في السلام الحينية الآتية۔۔۔ وكأن البخاري يميل إلى أنه يسن له أن يسلم عقب سلام الإمام، فاحتج له بقوله وكان ابن عمر إلخ۔۔۔ فسلمنا حين سلم أي معه بحيث كان ابتداء سلامهم بعد ابتداء سلامه وقبل فراغه منه" ترجمہ: اس کا نتیجہ آنے والی حدیث کی طرح ہے کہ سلام پھیرنے میں اس وقت کے ساتھ مقارنت اختیار کرے۔۔۔ گویا امام بخاری علیہ الرحمۃ کا میلان اس طرف ہے کہ مقتدی کے لیے امام کے ساتھ سلام پھیرنا سنت ہے، اسی بنا پر انہوں نے دلیل پکڑی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، آخر حدیث تک۔۔۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو ہم نے سلام پھیرا یعنی آپ علیہ السلام کے ساتھ، اس طرح کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرنے کے بعد اسے ختم کرنے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سلام کی ابتدا ہوتی۔

(منحۃ الباری، ج2، ص553، مکتبۃ الرشد)

علامہ عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "وأشار بهذا إلى أن لا يتأخر المأموم في سلامه بعد الإمام متشاغلا بدعاء ونحوه، دل عليه أثر ابن عمر المذكور هنا" ترجمہ: اس باب سے امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد دعا وغیرہ میں مشغول ہو کر تاخیر نہ کرے، اسی پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے۔ **(عمدۃ القاری، ابواب الصفۃ الصلاۃ، باب یسلم حین۔۔الخ، ج4، ص600، مطبوعہ ملتان)**

نور الایضاح و مراقی الفلاح میں ہے: "ويسن (مقارنته) اى سلام المقتدى (لسلام الامام) عند الامام "یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدی کے سلام کا امام کے سلام کے ساتھ ملا ہونا سنت ہے۔

(مراقی الفلاح مع طحطاوی، ص276، مطبوعہ کراچی)

حلبۃ المجلی میں ہے: ”عد فی البدائع للتسلیم سننا۔۔۔۔منھا: ان یسلم مقارنا لتسلیم الامام ان کان مقتدیا“یعنی بدائع میں سلام کی کچھ سنتیں شمار کی گئی ہیں۔۔۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر مقتدی ہے، تو امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرے۔ **(حلبۃ المجلی، ج2، ص220، مطبوعہ بیروت)**

فتاوی رضویہ میں ہے: ”متابعتِ امام جو مقتدی پر فرض میں فرض ہے، تین صورتوں کو شامل، ایک یہ کہ اس کا ہر فعل فعل امام کے ساتھ کمال مقارنت پر محض بلا فصل واقع ہوتا رہے، یہ عین طریقہ مسنونہ ہے اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک مقتدی کو اسی کا حکم۔“ **(فتاوی رضویہ، ج7، ص274، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

مذکورہ بالا گفتگو سے واضح ہو گیا کہ اصل سنت امام کے ساتھ سلام پھیرنا ہے، مقتدی کو بھی اسی پر عمل کا حکم ہے۔ جو شخص امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرنے کو سنت کہتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے دعوی پر واضح حدیثِ پاک سے دلیل لائے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــه

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

26ذوالحجۃ الحرام 1442ھ/06اگست 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے